بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

عام غلط خیال

عموماً یہ غلط خیال عام ہے کہ 1857ء کی جنگ کے نتیجہ میں دہلی پر انگریزوں کی حکومت قائم ہوئی تھی اور مغلیہ سلطنت کا خاتمہ ہوا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس سے بہت قبل شاہ عالم ثانی کے عہد میں دہلی پر مغلیہ سلطنت کا خاتمہ ہو چکا تھا اور عملاً برطانوی عملداری قائم ہو چکی تھی۔ جب شاہ عالم دہلی کے تخت پر بیٹھے تو غلام قادر روہیلہ، جو افغان تھا، نے سکھوں کے ساتھ مل کر بادشاہ کو قیدی بنایا اور اُس کی آنکھیں نکال لیں۔ پھر یہ بدنصیب بادشاہ اور دہلی مرہٹوں کے قبضہ میں چلا گیا اور اُنہوں نے بھی اُسے اذیت ناک قید کی حالت میں رکھا۔ یہ بادشاہ 1803ء تک مرہٹوں کا تختۂ مشق بنا رہا۔ جب انگریزوں اور مرہٹوں میں جنگیں شروع ہوئیں اور دہلی سے چھ میل کے فاصلہ پر بھی مرہٹوں کو شکست ہوئی تو شہر اور دہلی کا قلعہ بھی انگریزوں کے قبضہ میں آ گیا۔ اس پس منظر میں شاہ عالم نے جنرل لیک کو خط لکھا کہ اور اُن کی پناہ میں آنے کی درخواست کی۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت نے انہیں قید سے رہا کروا کر اُن کی پنشن مقرر کر دی اور اُن کی جائیداد کی آمد بھی اُن کو ملتی رہی۔ 1837ء میں مغل فرمانروا کو یہ اختیار بھی مل گیا کہ وہ اپنے آپ کو دہلی کا بادشاہ کہلا سکتے ہیں، اپنے مقرّبین کو خلعات اور خطابات دے سکتے ہیں۔ بادشاہ اور اُن کا خاندان لوکل کورٹ سے بَری تھا لیکن کمپنی کی حکومت کے زیرِ نگین تھا اور دہلی کا انتظام بھی کمپنی کی حکومت کے ماتحت تھا۔

(مقدمہ بادشاہ ظفر، مصنفہ خواجہ حسن نظامیؔ، الفیصل ناشران لاہور 1990ء ص 96)

ملک محمد صفی اللہ خان قادیانی احمدی